محبتِ ولی کی
شرعی حیثیت
(شان ولایت)
مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
صراط مستقیم پبلیکیشنز
0333-8173630-042-7115771

محبت ولی کی شرعی حیثیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ:

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا○

(پ۱۶ سورہ مریم آیت نمبر۹۶)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر۵۶)

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یارسول اللہ

وعلی الك واصحابك یاسیدی یا حبیب اللہ

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبك خیر الخلق کلهم

منزه عن شریك فی محاسنه

فجوهر الحسن فیه غیر منقسم

یا اکرم الخلق مالی من الوذبه

سواك عند حلول الحادث العمم

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبك خیر الخلق کلهم

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا

تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

مزرع چشت و بخارا و عراق واجمیر

کون سی کِشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام

باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے

افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ واتم برھانہ واعظم شانہ کی حمد وثناء اور حضور سرور کائنات، مفخر موجودات، زینت بزم کائنات، دستگیر جہاں، غمگسار زماں، حامی بے کساں، احمد مجتبےٰ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے دربار گوہر بار میں ہدیہ درود وسلام عرض کرنے کے بعد

نہایت ہی قابل قدر علماء کرام، وارثان ممبر ومحراب، ارباب فکر و دانش اور محتشم، محترم سامعین حضرات، آج کی یہ عظیم الشان محفل فرد افخم، قطب الاقطاب، غوث الاغیاث، قندیل نورانی، شہباز لامکانی، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یاد میں، حضرت داتا فرنیچر فیکٹری میں، منعقد ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ خالق کائنات جل جلالہ ہم سب کی یہاں حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور خالق کائنات اس مقام پر اپنی کروڑوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

محترم سامعین! حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت عالم اسلام کی ممتاز شخصیات میں سے ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے صف اولیاء کرام میں آپ کو جو مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے وہ ایک واضح حقیقت ہے۔ بغداد شریف کے باب الشیخ میں آپ کی ولایت کا آفتاب آج بھی اسی طرح درخشاں ہے۔ آج بھی اس آفتاب کی کرنوں سے پوری دنیا میں روحانیت کے چراغ جل رہے ہیں۔

بغداد شریف جو ولایت کے لحاظ سے اجنبی سرزمین نہیں تھا، وہ بغداد شریف جس کے ایک محلے میں پانچ ہزار اولیاء کے مزارات ہیں، اس بغداد شریف میں جب آپ کی ولایت کا سورج طلوع ہوا تو وہ لوگ پہلوں کو بھول گئے۔

جس بغداد شریف میں حضرت جنید بغدادی، حضرت سری سقطی، حضرت حبیب عجمی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسی عظیم شخصیات ہوئیں، وہ بغداد شریف جہاں کے ماحول نے ولایت کے عظیم شاہسواروں کو دیکھا تھا اور جہان ولایت کے گلستان کے حسین پھولوں کا مشاہدہ کیا تھا، اسی بغداد شریف میں آپ کی ولایت کا شجر سایہ دار پر بہار ہے۔ جب ہم غور کرتے ہیں تو ہم پر یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ واقعی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مبالغہ سے نہیں بلکہ حقیقت سے کہا تھا کہ ہم سے پہلے لوگوں کے سورج طلوع ہوئے اور غروب ہو گئے لیکن ہمارا سورج اللہ کے فضل سے ہمیشہ چمکتا رہے گا۔

بغداد شریف میں تعلیم کے دوران میری ملاقات چیچنیا کے ایک سفیر سے ہوئی، جن کا نام شیخ عبدالباقی تھا، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ کے ہاں بھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت وارادت کا اظہار کیا جاتا ہے؟ کیا آپ کے ہاں بھی لوگ گیارہویں کی محفل منعقد کرتے ہیں؟ میرے سوال پر تعجب کا اظہار کرتے

ہوئے انہوں نے کہا کہ تم یہ پوچھتے ہو کیا وہاں کے لوگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے واقف ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہمارے ہاں تو حضرت شیخ سے لوگوں کی محبت کا یہ حال ہے کہ وہ جس وقت تک وضو نہیں کر لیتے، اس وقت تک غوث پاک کا نام اپنی زبان سے ادا نہیں کرتے۔ الغرض حضرت غوث پاک کی محبت ایک ایسا پل ہے کہ جس نے مشرق و مغرب کو ملا رکھا ہے۔

کائنات میں جہاں جہاں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بندگی کرنے والے، حضور نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے موجود ہیں، وہاں وہاں حضرت غوث پاک کی عقیدت وارادت کا پرچم لہرا رہا ہے۔

آج کی اس نشست میں، میں اس فکری اور عقیدے کے موضوع ''محبت اولیاء کی اسلام میں حیثیت'' پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ سے محبت کریں، نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے محبت کریں، (کچھ لوگ تو دوسری محبت کیطرف بھی نہیں آتے صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت کا نام لیتے ہیں) پھر ہمیں کسی اور کی محبت کی ضرورت ہی کیا ہے؟ لہذا ہمیں اس تناظر میں دیکھنا ہے کہ اللہ کے ولی سے محبت کی شریعت میں حیثیت کیا ہے اور یہ محبت کتنی ضروری ہے؟ خالق کائنات جل جلالہ کی بارگاہ میں اس محبت کا مقام ومرتبہ کتنا ہے؟ کون سے وہ عوامل ہیں جو کائنات میں یہ محبتیں دلوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ہماری اس بحث سے بہت سے سوالات کا جواب خود بخود آ جائے گا۔

میں قرآن وسنت کا ایک مختصر خاکہ اس مختصر وقت میں آپ کے سامنے پیش کروں گا کیونکہ پوری تفصیل بیان کرنے کا وقت نہیں ہے۔ اگر میرے پیش کردہ دلائل کو آپ اپنے ذہن میں محفوظ رکھیں گے تو اس موضوع کے ہر مسئلے کا جواب آپ کو آ جائے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید برہان رشید میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا○

(پ۱۶سورہ مریم آیت نمبر۹۶)

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، عنقریب ان کیلئے رحمٰن محبت کردے گا۔

سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

ان کی محبت اللہ لوگوں کے دلوں میں پیدا فرمادے گا۔

وہ لوگ جو مومن ہوئے، کامل مومن ہوئے، اور ایمان لانے کے بعد انہوں نے عمل صالحہ کیۓ یعنی ایمان اور عمل دونوں لحاظ سے نقطۂ عروج پر پہنچے، ان کا ایمان اور ان کا عقیدہ ہر عیب سے، ہر کمی سے، پاک تھا۔ وہ ایمان کے لحاظ سے بھی کامل تھے اور عقیدے کے لحاظ سے بھی خالص تھے۔ بے عمل نہیں تھے بلکہ عمل صالح ان کا طرۂ امتیاز تھا، ان کے سوز یقین کے ماتھے پر عمل کی جھومر سجی ہوئی تھی، پوری زندگی انہوں نے اللہ کی بندگی میں گزار دی۔ خالق کائنات فرماتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے ایمان وعمل کی معراج حاصل کرلی، میں ان لوگوں کی محبت دوسرے لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیتا ہوں۔ ولی انہیں دو منازل سے بنتا ہے۔

جب تک عقیدہ صحیح نہ ہو ولایت کا سبق نہیں ملتا

جب تک عمل صالح نہ ہو ولایت کی سند نہیں ملتی

عمل صالح سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ جب خالق کائنات کسی کو اپنا قرب عطا فرما دیتا ہے تو اس کا واضح مطلب ہے کہ یقیناً اللہ اس سے پیار کرتا ہے اور

جس سے اللہ پیار کرتا ہے تو اس کا پیار ساری مخلوق کیلئے لازم ہو جاتا ہے۔

ہمارا موٗقف یہ ہے کہ

اللہ کے ولی کی محبت اللہ کے غیر کی محبت نہیں ہے

اللہ کے ولی کی محبت اللہ کے دشمن کی محبت نہیں ہے

اللہ کے ولی کی محبت اللہ ہی کی محبت ہے۔

اور یہ محبت تو وہ محبت ہے

جس کا سبق عرش بریں سے سکھایا جاتا ہے

جس کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی لگائی ہے

یہ وہ محبت ہے کہ کسی کے سینے میں آجائے تو

وہ سینہ ولی کا محبّ بن جاتا ہے

خدا تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے

آپ غور تو کریں، کبھی آپ نے یہ سوچا کہ

آپ جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت دلوں میں آباد کئے ہوئے ہیں، یہ محبت آپ کو کس نے سکھائی ہے؟ آپ اپنے ذہن کے اوراق کو کھنگالیں کہ جب شعور کی حد کو پہنچے تو آپ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف کس نے کروایا!! ایک شخص بغداد شریف سے ہزاروں میل دور پیدا ہوتا ہے مگر جب عالمِ شعور کو پہنچتا ہے تو اسکی یاداشت کے پہلے صفحے پر غوث پاک کا نام لکھا ہوتا ہے،

وہ کون سی قوت ہے جو

محبتوں کا یہ بیج دلوں میں بوتی ہے

محبتوں کے اس گلستان کو آباد کرتی ہے۔

محترم سامعین! بخاری شریف، مسلم شریف کی ایک حدیث شریف سے اس کا جواب ملتا ہے۔

سیدِ عالم نورِ مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ۔

(صحیح مسلم شریف کتاب البر والصلۃ باب ''اِذَا اَحَبَّ اللّٰہِ عَبْدًا اَمَرَ جِبْرِیْلَ فَاَحَبَّہٗ وَاَحَبَّہٗ اَہْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہٗ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ'')

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

ایک وہ مقام آتا ہے، ایک وہ وقت آتا ہے، جب

اللہ اپنے بندے سے پیار کرتا ہے۔

اللہ اپنی مخلوق سے پیار کرتا ہے۔

اللہ اس خاکی پتلے سے پیار کرتا ہے۔

یہ وہ مقام ہے جو

بڑی مشقتوں اور محنتوں کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

بڑی ریاضت اور مجاہدے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ

بندہ اللہ سے محبت نہ کرے اور اللہ بندے سے محبت کرنا شروع کر دے۔ جب بندہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں جذب کر دیتا ہے تو اس کا عوض یہ ملتا

ہے کہ خالق کائنات بندے سے محبت کرتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ بندہ اللہ سے اتنی محبت نہیں کرسکتا جتنی خدا بندے سے محبت کرتا ہے کیونکہ حدیث قدسی میں ہے

سید عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:

وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَی بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَی ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَّاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً۔

(بخاری شریف کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ ویحذرکم الله نفسه......)

اور اگر وہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں گز بھر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ گز بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اسکی طرف جاتا ہوں۔

وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ

اور جو میرے راستے میں پیدل چل کے آتا ہے۔

اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً

میں اپنی شان کے مطابق دوڑ کر اس کے پاس جاتا ہوں۔

خدا تعالیٰ کے متعلق یہ ساری باتیں جو اس حدیث شریف میں ہیں متشابہات سے ہیں کیونکہ اللہ عزوجل چلنے سے پاک ہے، دوڑنے سے پاک ہے، ایک گز قریب ہونے سے پاک ہے بلکہ ہر وقت قریب ہے یہ بندے کا اپنا احساس ہے کہ وہ کس وقت اپنے کو اللہ کے قریب سمجھتا ہے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوتا کہ بندہ تو تھوڑی سی محبت کرتا ہے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اسکی محبت کا کہیں زیادہ اس کو انعام دیتا ہے۔ جب بندے نے اللہ سے

محبت کی تو خالق کائنات نے اس کے جواب میں محبت کا عوض کیا عطا فرمایا؟

اس محبت کا عوض یہ ہے کہ خالق کائنات جل جلالہ کائنات میں ہر طرف انسانوں کے ذہنوں میں اپنے ولی کی محبت پیدا فرما دیتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو اللہ کی محبت کیطرف مائل کیا اور اس کے عوض خالق کائنات نے مخلوق کو آپ کی محبت کیطرف مائل کر دیا۔

یہ بندگان خدا عزوجل ساری زندگی بندوں کا رب تعالیٰ سے رابطہ قائم کرتے رہتے ہیں، اس کے عوض خالق کائنات ان کے ذکر کو دوام بخش دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سینکڑوں سال گزر جانے کے باوجود لوگ ان کی محافل سجاتے ہیں۔

لمحۂ فکریہ تو یہ ہے کہ جس عظیم شیخ کی ہم محافل منعقد کرتے ہیں، ان کی تعلیمات کو اپنی آنکھوں کا نور بھی سمجھتے ہیں یا نہیں؟

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی محض دیگ پکا کے، تقسیم کر دینا ان کی محبت کی انتہا نہیں ہے۔ بلکہ ان کی سچی محبت یہ ہے کہ ان کی تعلیمات کو بھی سمجھا جائے اور پھر ان پر عمل بھی کیا جائے۔

جب بندہ اللہ سے محبت کرتا ہے تو اللہ اس سے محبت کرنا شروع کر دیتا ہے۔
جب اللہ اس بندے سے محبت کرتا ہے تو بڑا عجیب منظر ہوتا ہے کیونکہ اس محبت کا جھنڈا عرش بریں پر لہرا رہا ہے۔

صحیح مسلم شریف کتاب البر والصلۃ والادب کی حدیث کا کچھ حصہ میں نے اوپر بیان کیا۔

اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ

جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو

چھپا کے نہیں رکھتا بلکہ

حضرت جبرائیل امین کو بلا کر فرماتا ہے۔

اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا

میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں۔

اے جبرائیل! وہ فلاں دھرتی پر رہنے والا درویش، مرد فقیر، دن رات میری رضا حاصل کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ یہ مسلسل راتوں کو قیام و سجود، تسبیح و تہلیل، تلاوت قرآن و ذکر اذکار سے میری خوشنودی کا طالب رہا، اور دن بھر بھی نماز، روزہ، اور دوسرے نیک اعمال سے مجھے راضی کرتا رہا، یعنی اس کی زندگی کے شب و روز مجھے راضی کرنے میں گزر رہے ہیں اب میں اس سے راضی ہو گیا ہوں بلکہ میں نے اسے اپنا محبوب بنالیا ہے۔

اے جبرائیل! میرے اس فلاں کٹیا میں رہنے والے، بغداد کی دھرتی میں رہنے والے، لاہور کے دیس میں رہنے والے، فلاں دھرتی میں رہنے والے کو لوگ سادہ سا انسان سمجھ رہے ہیں لیکن اب میں نے اسے اپنا محبوب بنالیا ہے۔

اے جبرائیل!

فَاَحِبُّہٗ

تم بھی اس بندے سے محبت کرو۔

اے جبرائیل! جس سے میں محبت کرتا ہوں اس سے تمہیں بھی محبت کرنا ہے۔

غور فرمائیں:

اگر اللہ کے ولی کی محبت .... شرک ہوتی

اگر اللہ کے ولی کی محبت .... اللہ کے دشمن کی محبت ہوتی

اگر اللہ کے ولی کی محبت .... بدعت ہوتی

اگر اللہ کے ولی کی محبت کی.........اسلام میں گنجائش نہ ہوتی۔

تو ہرگز ہرگز

خالق کائنات خود ولی سے پیار نہ کرتا۔

حضرت جبرائیل امین کو اس کا گواہ نہ بناتا۔

اے جبرائیل!

جب میں خالق ہو کے اس سے محبت کرتا ہوں تو

تجھے مخلوق ہو کے اس سے محبت کرنا پڑے گی۔

محترم سامعین حضرات! میں کوئی الف لیلوی داستان نہیں سنا رہا یہ بخاری و مسلم شریف کی حدیث ہے۔صحیح مسلم شریف کے الفاظ ہیں۔قرآن مجید کی آیات ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جب اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس محبت کو چھپاتا نہیں بلکہ حضرت جبرائیل کو بتا کر حکم فرماتا ہے

فَاَحِبَّهٗ

اے جبرائیل! جب میں اس ولی سے محبت کرتا ہوں تو تو بھی اس سے محبت کر۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام یونہی اس امر ربانی کو سنتے ہیں تو فوراً ولی کے محبّ بن جاتے ہیں۔

آگے کیا ہوتا ہے۔

ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَآءِ

پھر آسمان میں ندا فرماتے ہیں

یعنی یہ محبت رکتی نہیں۔

آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے اولیاء کی محبت کو ختم کرنے کیلئے کیا کچھ نہ کیا،
کتنے ڈالر خرچ کیے، کتنی تحریکیں اٹھیں، کتنے طوفان اٹھے مگر
اللہ کے ولی کی محبت دلوں سے ختم نہ ہو سکی۔

کیوں نہ ہو سکی؟

اسلئے کہ اس کا آغاز فرش زمین سے نہیں بلکہ عرش بریں سے ہوا ہے۔

اسلئے کہ اس کا سبق خود اللہ تبارک وتعالٰی نے دیا ہے۔

اے جبرائیل! تو فرشتوں کا سردار ہے، مگر ولی اللہ کی محبت کے بغیر تیرا بھی
چارا نہیں۔ یہ تیرے نصاب کا حصہ ہے۔

اے جبرائیل! جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

پھر جبرائیل علیہ السلام آسمان میں یہ اعلان کرتے ہیں۔

(یَا اَھْلَ السَّمَآءِ)! اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ۔

اے آسمان والو! اللہ تعالٰی فلاں شخص سے محبت فرماتا ہے، تم بھی اس محبت کرو۔

اے آسمان کے فرشتو! بغداد کی دھرتی میں رہنے والے شیخ عبدالقادر سے اللہ
تبارک وتعالٰی محبت کرتا ہے، میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں لہذا تم پر بھی ان کی محبت
لازم ہو گئی ہے۔

حدیث میں ہے۔

فَیُحِبُّہٗ اَھْلَ السَّمَآءِ

چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

یہاں تک کہ حدیث شریف میں آتا ہے

حاملین عرش کو سب سے پہلے خطاب ہوتا ہے

اے عرش عظیم کو اٹھانے والے فرشتو! تمہارا خدا عزوجل فلاں ولی سے محبت کرتا ہے، حضرت جبرائیل امین محبت کرتے ہیں لہذا تم بھی اس ولی اللہ سے محبت کرو۔ جب حاملین عرش محبت کرتے ہیں تو پھر ساتوں آسمانوں پر اس ولی سے محبت کا اعلان ہوتا ہے۔

دیکھیں! فلاں بندہ، خدا نہیں لیکن اس کی محبت خدا تعالیٰ کے اس سے محبت کرنے کی وجہ سے اتنی عظیم ہوگئی ہے کہ خدا کے بندوں، فرشتوں پر اس کی محبت لازم ہو گئی ہے۔

یہ ہے شریعت میں ولی کی محبت کا مقام

یہ ہے اسلام کے اندر ولی کا status (مقام ومرتبہ)

اس محبت کو پھیلانے کے، اس کی تبلیغ کرنے کے خود حضرت جبرائیل امین (organizer) مقرر کئے گئے ہیں۔

وہ خود تبلیغ کر رہے ہیں اور آگے سارے فرشتوں کو اس کا سبق پڑھا رہے ہیں

صحیح مسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ جب ساتوں آسمانوں پر ولی کی محبت کا تذکرہ ہوتا ہے تو

ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ۔

پھر اس کیلئے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

زمین پر کسی ولی کی عام قبولیت نہیں ہوتی، کوئی اسے اس وقت تک پہچان نہیں سکتا، جب تک عرش بریں، ساتوں آسمانوں میں اس کا تذکرہ عام نہ ہوجائے۔

فرشتوں کا جلوس نیچے اترتا ہے۔ وہ کائنات کے چپے چپے سے گزرتا ہے، جہاں جہاں سے گزرتا ہے، لوگوں کے دلوں میں اس ولی کی محبت پیدا ہوجاتی ہے۔

یہ اس سوال کا جواب ہے کہ ہمیں غوث پاک کا تعارف کس نے کروایا۔
کائنات کے کونے کونے میں یہ غوث پاک کے شیدائی کیوں موجود ہیں، دنیا کے کونے
کونے میں غوث پاک، حضرت داتا گنج بخش، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم جیسی شخصیات کے ماننے والے کسطرح پیدا ہوگئے؟ ان کو ان کا
تعارف کروانے والا کون ہے؟ کون سی قوت ان کی محبت کی تخم ریزی کرتی ہے؟
یہ حدیث شریف ثابت کر رہی ہے کہ یہ نظام قدرت ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ خود ہی لوگوں
کے دلوں میں ولی کی محبت پیدا فرما دیتا ہے۔

حضرت ھرم بن حیان فرماتے ہیں:

مَا اَقْبَلَ عبدٌ بقلبهٖ اِلی اللّٰه الا اَقْبَلَ اللّٰهُ بقلوب الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَیْهِ حَتّٰی
یرزُقَه مودّتهم ورحمتهم ۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۴۸ مکتبہ حقانیہ پشاور)

جب کوئی بندہ اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہے تو اللہ مومنین کے دلوں کو
اسکی طرف متوجہ فرما دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو مومنین کی اس کے
ساتھ محبت وعقیدت کا تحفہ دیتا ہے۔

بندہ اپنے دل کو مسلسل اللہ کی طرف متوجہ کر کے اتنا خالص ہو چکا ہے کہ اب

شہرت سے بے نیاز ہے،

نام ونمود سے بے نیاز ہے،

وہ نہیں چاہتا کہ

مجھے کوئی جانے،

میرا تعارف ہو

کائنات میں میرا شہرہ ہو،

مگر خالق کائنات کی محبت کا یہ صلہ ہے کہ جو اسکی محبت میں خود کو فناہ کرتا ہے، اسکی محبت میں مرتا ہے، اللہ ہمیشہ کیلئے اس کو زندہ کر دیتا ہے۔

ولی اللہ اگر

اللہ کا غیر ہوتا،

اللہ کا مخالف ہوتا،

اللہ کا دشمن ہوتا،

تو اللہ تعالیٰ ہرگز لوگوں کے دلوں کو اسکی طرح مائل نہ کرتا۔ جب کہ اللہ تبارک وتعالیٰ خود حضرت جبرائیل امین سے یہ سارا کام کروا رہا ہے۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے ولی کی محبت حقیقت میں اللہ ہی کی محبت ہے۔ یہ حدیث شریف سے بھی ثابت ہے کہ جس وقت کوئی بندہ اللہ کی محبت میں کامل ہو جاتا ہے، اور اللہ تبارک وتعالیٰ بھی اس سے محبت کرنے لگ پڑتا ہے تو اب اس بندے کا، اللہ کے ولی کا، یہ مقام ہو جاتا ہے کہ

جو اسکی طرف قدم اٹھا کے چلتا ہے وہ اللہ کی طرف چلتا ہے،

جو اللہ کے ولی کے ساتھ ربط عقیدت قائم کرتا ہے،

جو اللہ کے ولی کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے،

جو اللہ کے ولی کی الفت میں زندہ رہتا ہے،

خالق کائنات ایسے شخص کو بھی اپنا محبوب بنالیتا ہے

میں یہ جو کچھ بیان کر رہا ہوں مبالغہ نہیں بلکہ صحیح مسلم شریف کی حدیث شریف سے ثابت ہے۔

سید عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

پہلی امتوں میں ایک شخص اپنے گھر سے اللہ کے ایک بندے سے ملاقات کیلئے نکلا۔اس کا ارادہ مولیٰ تعالیٰ سے نہیں بلکہ اس کے بندے سے ملاقات کا ہے، جس بندے سے وہ ملاقات کیلئے نکلا ہے وہ

اللہ کا محبوب ہے،

اللہ کا پیارا ہے،

اللہ کا ولی ہے،

اب ایک شخص اللہ کے ولی کی طرف سفر کر رہا ہے۔لہذا شریعت کے اندر اللہ کے ولی کی طرف سفر حرام سفر نہیں، ناجائز سفر نہیں۔یہ بندے کا اللہ کے بندے کی طرف سفر خالق کائنات کی بارگاہ میں اتنا مقبول ہے کہ خالق کائنات نے اس سفر کرنے والے بندے کو بھی اپنے ولی کی وجہ سے اپنا محبوب بنالیا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب وہ شخص اس اللہ کے بندے کو ملنے کیلئے دوسرے گاؤں جانے لگا۔

فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا۔

خالق کائنات جل جلالہ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتہ بٹھا دیا۔

یہ مرید صادق کا پیر صادق کی طرف سفر ہے۔

مرید شیخ کامل سے ملنے کیلئے جارہا ہے، راستے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانی شکل میں فرشتہ کھڑا کر دیا ہے۔

فرشتے نے اس سے پوچھا کہ

اَیْنَ تُرِیْدُ

کہاں کا ارادہ ہے؟

کس وجہ سے سفر کر رہا ہے؟

اس نے جواب دیا

اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ۔

میں اس گاؤں میں اپنے بھائی کے پاس اس سے ملنے جا رہا ہوں،

میں اس گاؤں میں اپنے شیخ صادق سے ملنے جا رہا ہوں،

کہا گیا

ھَلْ لَّکَ عَلَیْہِ مِنْ نِّعْمَۃٍ تَرُبُّھَا۔

کیا تمہارا اس پر کچھ احسان ہے جس کا بدلہ لینے چلے ہو،

سرکار علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں، اس شخص نے جواب دیا:

لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ۔

نہیں، بلکہ میں تو اس سے خدا کیلئے محبت کرتا ہوں۔

میرا اس کا لین دین کا کوئی تعلق نہیں،

میں اس سے کوئی دنیوی فائدہ نہیں لینا چاہتا،

میں نے اس سے کوئی مال نہیں لینا،

بات صرف یہ ہے کہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے اس سے محبت کرتا ہوں۔

اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ

میں اسلئے اس سے پیار کرتا ہوں کہ

اس نے مجھے رب تبارک وتعالیٰ کا راستہ بتایا ہے۔

اس نے مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کی خبر دی ہے،

اس نے مجھے صحیح طریقہ کی راہنمائی فرمائی ہے۔

میرااور اس کا پیار اس وجہ سے ہے کہ وہ خداوالا ہے۔

دیکھئے جب اس شخص نے یہ جواب دیا تو فرشتہ بول پڑا

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ

میں انسان نہیں ہوں، فرشتہ ہوں، آج اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ میں تیرے استقبال میں اسلئے کھڑا ہوں۔

تم ایک ایسے شخص کی طرف سفر کر کے جا رہے ہو جسے

اللہ نے اپنا محبوب بنالیا ہے۔

جو اللہ کا ولی ہے۔

جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ محبت کرتا ہے اور تو صرف اللہ کی رضا کیلئے اس سے محبت کرتا ہے۔

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ

میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا تیری طرف یہ پیغام لایا ہوں۔

اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ۔

(مشکوٰۃ شریف کتاب الآداب باب الحب فی اللہ ومن اللہ کی پہلی فصل)

اللہ تبارک وتعالیٰ تم سے محبت کرتا ہے جیسے تم اس سے محبت کرتے ہو۔

دیکھئے

اللہ کے ولی کا اللہ کی بارگاہ میں کس قدر مقام ومرتبہ ہے۔

اللہ کے ولی کی محبت کس قدر مقبول ہے۔

اللہ کے ولی کی محبت کا کس قدر فیض ہے۔

اللہ کے ولی کا محبّ اللہ کا محبّ ہے۔

ولی کی محبت

ولی کی نسبت

ولی کی ارادت

ولی کی عقیدت

کا اس سے بڑھ کر اور کیا مقام ہے کہ

جو اللہ کے ولی سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔

اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ۔ (رواہ مسلم)

اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرتا ہے جیسے تم اس سے محبت کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرتا ہے اسلئے کہ تم اس کے ایک ولی سے محبت کرتے ہو۔

اس اللہ کے ولی، اس اللہ کے بندے کا یہ مقام ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے اپنا محبوب بنالیا ہے، اب جو اللہ کے محبوب کا، اللہ کے ولی کا، محبوب بنتا ہے، مرید بنتا ہے، خالق کائنات اسے بھی اپنا محبوب بنالیتا ہے۔

اللہ کے ولی کی محبت ایک ایسا زینہ ہے کہ جسکی وجہ سے بندے کو اللہ کا محبوب ہونے کا شرف مل سکتا ہے۔ خالق کائنات کی کائنات کے اندر ولی اللہ وہ مقرب بندے ہیں کہ جن کی وجہ سے خالق کائنات ادنیٰ ادنیٰ لوگوں کو بھی اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ اللہ کے اولیاء کی بارگاہ کی حاضری خالق کائنات کے قرب کا ذریعہ ہے۔ میں یہ مبالغے سے نہیں کہہ رہا، صحاح کی حدیث شریف میں ہے۔

حضرت ابوسعد خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں سے، بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا۔ اس شخص نے ننانوے قتل کیئے۔ اس نے لوگوں سے پوچھا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ اسے

ایک بڑے راہب کا پتہ بتایا گیا، وہ شخص اس راہب کے پاس گیا اور یہ کہا کہ اس نے ننانوے قتل کئے ہیں، کیا اسکی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے کہا، اس نے جواب دیا لا۔ نہیں ہوسکتی۔

فَقَتَلَهٗ..... تو اس نے اس راہب کو بھی قتل کردیا۔

اب جب کہ وہ سو قتل کر بیٹھا اسکے دل کو سکون نہ آیا، اس نے پھر لوگوں سے پوچھنا شروع کردیا کہ روئے زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے تاکہ وہ توبہ کیلئے کوشش کرے، تاکہ خالق کائنات میرے گناہوں کو معاف فرمادے، جب وہ یہ پوچھ رہا تھا تو کسی نے کہا

اِیتِ قَرْیَۃَ کذا و کذا..... فلاں بستی میں جاؤ

یعنی فلاں بستی میں اللہ کا ایک ولی رہتا ہے تم وہاں اس کے پاس چلے جاؤ ہو سکتا ہے خالق کائنات تمہاری توبہ قبول فرمالے۔

اب یہ شخص اس ولی اللہ کی طرف چل نکلا، اور توبہ کرنا چاہتا ہے، لیکن ابھی راستے میں ہی تھا کہ موت کا وقت قریب آ گیا، نڈھال ہو کر گرا۔

اب روح پرواز کرنے والی ہے لیکن طلب صادق ہے۔

اس کے دل میں شدید خواہش ہے، کہ کاش میں اللہ کے ولی کی بارگاہ میں پہنچ جاؤں اور میری توبہ قبول ہوجائے۔

جب وہ نڈھال ہو کر زمین پر گرا تو اس نے پھر بھی کوشش برقرار رکھی۔

اَنَّهٗ لَمَّا اَتَاهُ الْمَوْتُ نَاءَ بِصَدْرِهٖ۔

جب اس کے پاس موت آئی تو اپنے سینے کے بل آگے بڑھا۔

سینے کے زور سے بھی کچھ اس نے چاہا کہ میں آگے ہوجاؤں۔

زمین پر اپنے آپ کو گھسٹتا ہوا، سینہ رگڑتا ہوا، اللہ کے ولی کی طرف بڑھ رہا ہے۔

www.SirateMustaqeem.net

یہ شخص موت کے منہ میں ہے لیکن پھر کوشش کرر ہا ہے کہ اس دیس، اس دھرتی کے قریب ہو جاؤں جہاں اللہ کا ایک کامل بندہ بیٹھا ہے، مگر موت نے آلیا اور حیات کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

جب وہ شخص فوت ہو گیا تو

فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ ۔

رحمت کے فرشتے بھی آ گئے اور عذاب کے فرشتے بھی آ گئے،

جنت میں لے جانے والے فرشتے بھی آ گئے اور دوزخ میں لے جانے والے بھی آ گئے۔ ان کا آپس میں اختلاف ہو گیا

فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَآءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ

رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص توبہ کرتا ہوا اور دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہوا آیا تھا۔

دیکھئے: اللہ کے ولی کی طرف اٹھتے ہوئے قدم اللہ کی طرف قرار پاتے ہیں۔

رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ یہ جنتی ہے۔

اگرچہ یہ اللہ کے ولی کے پاس پہنچ نہیں سکا لیکن توبہ کی نیت سے اللہ کے ولی کے پاس جا رہا تھا۔ یہ دل سے موم ہو چکا تھا، یہ اللہ کے نیک بندے کا تصور دل میں لئے جا رہا تھا۔ لہذا یہ ہمارا ہے، ہم اسے جنت میں لے کر جائیں گے۔

وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا

عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے بالکل کوئی نیک کام نہیں کیا

سوچو تو سہی، سو آدمیوں کا قاتل ہے

اس نے ایک دو نہیں، سو ناحق قتل کیے ہیں

یہ جنت میں کس طرح جا سکتا ہے، ہم اس کو جہنم میں لے کے جائیں گے۔

اب مسئلہ کس طرح حل ہو۔

جنت والے کہتے ہیں کہ یہ ہمارا ہے

جہنم والے کہتے ہیں کہ یہ ہمارا ہے

اللہ تبارک نے ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں انکے پاس بھیجا، اور انہوں نے اس کو اپنے درمیان حاکم بنالیا، اس نے کہا۔

قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَلَهٗ۔

دونوں زمینوں کی پیمائش کرو، وہ جس زمین کے زیادہ قریب ہو اسی کے مطابق اس کا حکم ہوگا۔

جس جگہ یہ شخص فوت ہوا ہے اس جگہ سے جہاں سے یہ چلا تھا۔ اس درمیان کی جگہ کی پیمائش کرو۔

اور جہاں فوت ہوا ہے اور جہاں اس نے جانا تھا، اس جگہ کی بھی پیمائش کرلو جو فاصلہ زیادہ ہوگا، اسی کے مطابق فیصلہ ہو جائے گا۔

فَقَاسُوْهُ فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ اَرَادَ۔

جب انہوں نے پیمائش کی تو وہ اس زمین کے زیادہ قریب تھا جہاں اس نے جانے کا ارادہ کیا تھا۔

دیکھیں خالق کائنات کو اپنے ولی کی بارگاہ کی حاضری کتنی پسند ہے۔

کہ خالق کائنات نے اس شخص کو جو نا کام تھا اس کو کامیاب کروادیا کیونکہ وہ شخص جہاں گرا تھا اس جگہ کا فاصلہ ولی کی بارگاہ سے زیادہ دور تھا، ابھی وہ mid way پہ نہیں پہنچا

تھا، ابھی گھر سے اس نے تھوڑا سفر کیا تھا کہ اس کی جان نکل گئی۔ ابھی وہ نصف سفر طے نہیں کر سکا کہ موت کے فرشتے نے ان کی روح قبض کر لی۔

فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ وَاِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمین سے کہا تو دور ہو جا اور اس زمین سے کہا تو قریب ہو جا۔

اللہ کے ولی کی بارگاہ میں جانے والا گمراہ نہیں ہوتا، جہنم کا ایندھن نہیں بنتا بلکہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے پہلے فرشتہ بھیج کر ان کو یہ فارمولا دیا پھر زمین کو وحی کی۔ وہ زمین جو اس کے گھر سے مقام فوت تک تھی اس کو فرمایا

تَقَرَّبِیْ.....تو سمٹ جا

اور جو اس کے مرنے کی جگہ سے لے کر ولی کے گھر تک تھی اس کو فرمایا

تَبَاعَدِیْ.....تو پھیل جا

اب اس پیمائش کے مطابق یہ شخص اپنے گھر سے نکل کر ولی کی بارگاہ کا جو فاصلہ تھا، اس کا اکثر حصہ طے کر چکا تھا لہذا

فَقَبَضَتْہُ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ۔

پھر رحمت کے فرشتوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔

اس کو جنت میں لے گئے۔

وہ بستی جس کی طرف سفر جنت کی ضمانت بن گیا ہے۔

اس بستی میں معاذ اللہ خالق کائنات تو رہائش پذیر نہیں ہے

خالق کائنات مکان سے پاک ہے، جہت سے پاک ہے

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میں اللہ کی طرف سفر کروں تو کیسے کرے،

کس سمت قدم اٹھائے۔لیکن اللہ کے ولی کا اللہ کے ہاں وہ مقام ہے کہ جس کی طرف اٹھتے ہوئے قدم اللہ کی طرف قرار پائے ہیں۔

وہ بستی جس کے قرب کو نجات کا مدار بنا دیا گیا، وہ مقام ولایت تھا اللہ کے ولی کا گاؤں تھا، اس نے اس گاؤں کے قرب کو جنت کی ضمانت قرار دے دیا۔

چونکہ یہ شخص ولی کے قرب میں پہنچ چکا ہے لہذا اس پر جہنم کی آگ حرام ہو چکی ہے۔

یہ مقام ہے جس کی نسبت ہے ولایت سے

یہ مقام ہے اللہ سے محبت کرنے والوں کا،

یہ حدیث شریف صحیح مسلم شریف کتاب التوبہ کے باب قبول توبۃ القاتل وان کثر قتلہ میں ہے۔

یہ حدیث اختصار کے ساتھ بخاری شریف کتاب الانبیاء کے آخر میں پارہ نمبر ۱۴ میں بھی ہے۔(بخاری شریف ج ا ص ۴۹۳)

یہ حدیث مشکوٰۃ شریف باب الاستغفار والتوبۃ کی پہلی فصل میں بھی ہے۔ (ص ۲۰۳)

یہ حدیث ابن ماجہ ص ۱۹۲ اور مسند امام احمد ج ۳ ص ۲۰ میں بھی ہے۔

جہاں نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مقام ولی، نسبت ولی، محبت ولی کی وضاحت کرتی ہوئی نظر آتی ہیں تو دوسری طرف قرآن مجید فرقان حمید برہان رشید مقام ولی کو بیان کرتا نظر آتا ہے۔

اولیاء اللہ کیلئے بشارت ہے

کس طرح بشارت ہے؟

بشارت کی تفاسیر میں سے ایک تفسیر یہ ہے کہ خالق کائنات اولیاء کی محبت

لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم: الرجل يَعْمَلُ ويَحْمَدُه الناسُ عليه ويُثنُون عليه فَقَالَ رسول الله صلى الله عليه وسلم تِلْكَ عَاجِلُ بُشرى الْمؤمِنِ

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ایک آدمی ایک عمل کرتا ہے لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسے اچھا کہتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مومن کی بشارت کا جلدی ملنے والا حصہ ہے۔

ایک شخص کام تو اللہ کیلئے کرتا ہے مگر لوگ اس سے محبت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس شخص کا اس کام سے مقصد لوگوں کی محبت cash کیش کروانا نہیں تھا۔ اس شخص کا اس کام سے مقصد لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنا نہیں تھا۔

لیکن لوگ اسکی طرف مائل ہو گئے، لوگ اس سے محبت کرنے لگے ہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس شخص کے عمل کا کیا بنے گا؟

اللہ والے اللہ سے اخلاص کے ساتھ محبت کرتے ہیں، وہ اپنے آپ کو چھپا کے رکھتے ہیں کہ ہمارا کسی کو پتہ نہ چلے اور ہماری ساری توجہ خالق کائنات جل جلالہ کی طرف رہے مگر خالق کائنات اپنی رضا چاہنے والوں کو قیامت تک کیلئے مشہور فرما دیتا ہے۔

میں نے بغداد شریف دجلہ کے کنارے وہ چلہ گاہ دیکھی ہے جہاں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ چھپ کے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بندگی میں مصروف رہتے تھے۔ میں نے وہاں قرآن مجید کی منزل پڑھی جہاں آپ بیٹھ کے پڑھا کرتے تھے۔

انہوں نے زندگی بھر خود کو چھپا چھپا کے رکھا لیکن آج انکی سیرت پر سینکڑوں

کتابیں موجود ہیں۔ان کی کرامات تواتر سے بیان کی جاتی ہیں۔

یہ کون سی قوت ہے جس نے ان کی شہرت پوری کائنات میں پھیلا دی ہے۔

نبی اکرم،نور مجسم،شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی وضاحت فرمائی ہے۔

عَنْ اَبِی سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ یَعْمَلُ فی صَخرۃٍ صَمَّاءَ لیس لھا بَابٌ و کُوۃ لخَرَجَ عَمَلَہ للنَّاس کائنا ما کان۔(تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۲۱۹)

اگر کوئی شخص بند چٹان میں بیٹھ کے

جسکا کوئی دروازہ نہ ہو،

جسکی کوئی کھڑکی نہ ہو،

جسکا کوئی روشن دان نہ ہو،

اس چٹان میں بیٹھ کے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بندگی کرے

دنیا والوں کی آنکھ سے چھپ کر اللہ کی بندگی کرتا رہے

پوری زندگی اسی طرح چھپ کر ہی گزار دے۔

لخَرَجَ عَمَلَہ للنَّاس کائنا ما کان۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص کا لوگوں میں شہرہ فرما دے گا۔

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں فرماتے ہیں:

بے نشانوں کا نشان مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

میں عرض کر رہا تھا کہ جب حضور نبی اکرم،نور مجسم،شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوذر غفاری نے پوچھا کہ ایک شخص خدا کیلئے کرتا ہے،اس سے اسکی یہ غرض

نہیں کہ لوگ مجھ سے محبت کریں، مجھے جانیں لیکن لوگ اسکی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، اس سے پیار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔اس شخص کے عمل کا کیا بنے گا؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا۔

تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمؤمِنِ

بشریٰ سے مراد یہ ہے کہ خالق کائنات لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دیتا ہے۔

لہذا یہ خالق کائنات کی طرف سے ایک صلہ ہے۔

یہ خالق کائنات کی بارگاہ میں ولی کی مقبولیت کی ایک دلیل ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی محبت کو اپنی توحید کیلئے کوئی خطرہ نہیں سمجھتا جس طرح کا خطرہ آج کے لوگوں نے بنا دیا ہے۔

اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو خالق کائنات یہ محبت پیدا ہی نہ ہونے دیتا جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود یہ محبت پیدا فرمائی ہے۔

لہذا یہ محبت حقیقت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہی محبت ہے۔

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کمال ہوتا ہے وہ لذاتہ محبوب ہوتا ہے یعنی کمال سے جو محبت کی جاتی ہے کسی غیر کی وجہ سے نہیں بلکہ کمال کی وجہ سے ہی کی جاتی ہے۔

کمال لذاتہ محبوب ہوتا ہے۔کمال کے ساتھ محبت کرنے کیلئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ کمال خود دلیل ہوتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ سب کمالوں سے بڑا کمال یہ ہے کہ بندے کا دل اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت سے بھر جائے، بندے کا دل نور معرفت سے بھر جائے۔

یہ سب سے بڑا کمال ہے۔ جب ادنیٰ کمال بھی خود لوگوں کو متوجہ کر سکتا ہے تو اس سب سے بڑے کمال کی وجہ سے لوگوں کے دل خود بخود ولی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ فی الحقیقت ولی مخدوم نہیں بلکہ ولی کے دل میں جو اللہ کی محبت ہے وہ مخدوم ہے۔

حقیقت میں جو لوگوں کے دل ولی کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں یہ اس محبت کی وجہ سے ہے جو ولی کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ ہے۔

یہ محبت مخدوم بن گئی ہے اور پوری کائنات خادم بن گئی ہے۔

غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے دل میں اللہ کی محبت تھی، ساری زندگی مخلوق کو اللہ تعالیٰ سے ملاتے رہے، انکی رہنمائی فرماتے رہے تو خالق کائنات نے اس کے عوض میں یہ انعام عطا فرمایا کہ پوری کائنات میں ان کا تذکرہ ہو رہا ہے، ان کو خراج تحسین پیش کیا جا رہا ہے۔

دیکھیں: اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں اس محبت کا کتنا بڑا مقام ہے۔

اب اگر اس محبت پر تنقید کی جائے

اگر اس محبت کو بت کی محبت قرار دیا جائے۔

اگر اس محبت کو شرک فی الالوہیت قرار دیا جائے۔

تو اس سے بڑا جرم کیا ہوگا۔

اسی لئے خالق کائنات جل جلالہ کے حبیب ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے۔ حدیث قدسی ہے۔

مَنْ عَادىٰ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ۔ (بخاری شریف کتاب الرقاق باب التواضع، مشکوٰۃ شریف کتاب الدعوات باب ذکر اللہ عز وجل والتقرب الیہ)

جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔

خالق کائنات فرماتا ہے کہ جب میں نے اسے اپنا ولی بنالیا، جب میں نے اسے اپنا دوست بنالیا، اور اسکی محبت کو عام فرمادیا، جبرائیل (علیہ السلام) کی ڈیوٹی لگائی، آسمانوں پر اسکی محبت کے نعرے لگوائے، کائنات میں اس کی محبت عام کر دی، پھر تم میرے ولی کو گالیاں دو، میرے ولی پر تنقید کرو تو یہ میرے ولی کے ساتھ نہیں بلکہ میرے ساتھ اعلان جنگ ہے۔

ولایت کوئی معمولی مقام نہیں

چونکہ ولی کا مقام بہت بلند ہے اسلئے ولی کی محبت بھی بڑی ضروری ہے خالق کائنات نے یہ الفاظ بول کر بندوں کو توبہ کی طرف مائل کیا ہے۔

یہ نہ کہنا کہ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اعلان جنگ کیا ہوتا تو جتنے ولیوں کے گستاخ ہیں، سارے مارے جاتے،

اب دیکھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید برہان رشید میں سود خوروں کو بھی یہ کہا ہے:

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ (البقرہ آیت نمبر ۲۷۹)

تم اللہ سے جنگ کیلئے تیار ہو جاؤ اگر تم سود لینا دینا بند نہیں کرو گے۔

اب دیکھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے سود خوروں کو جنگ کا چیلنج کیا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود وہ صحیح سلامت پھر رہے ہیں۔ قرآن غلط تو نہیں، جنگ کا چیلنج موجود ہے لیکن خالق کائنات نے ان سود خوروں کو مہلت دے رکھی ہے کہ باز آجائیں اور جہنم کے عذاب سے بچ جائیں۔

ایسے ہی اولیاء اللہ کے جو گستاخ ہیں انہوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے چیلنج کے باوجود نیست و نابود نہیں کیا تو یہ اسلئے ہے کہ اللہ کی رحمت نے انکو ڈھیل دے رکھی ہے

www.SirateMustaqeem.net

تا کہ توبہ کرلیں اور جہنم کے دائمی عذاب سے بچ جائیں۔

یہ ولی اللہ ہے اور قرآن مجید میں نَاقَةُ اللّٰہِ (اللہ کی اونٹنی) کا ذکر بھی موجود ہے۔ جنہوں نے ناقۃ اللہ کی ٹانگوں پر ضربیں لگائیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں نیست و نابود کردیا۔

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ

جو اللہ کی اونٹنی کا گستاخ ہے وہ عذاب کا مستحق ہے، مذموم ہے، اور اللہ کے ولی کا گستاخ تو اس سے کئی درجہ عذاب کا مستحق اور مذموم ہے۔

نَاقَةُ اللّٰہِ.......اللہ کی اونٹنی.........اللہ کی طرف مضاف ہے۔

اللہ کی نسبت کی وجہ سے، اللہ کے ساتھ تعلق کی وجہ سے، اونٹنی کا یہ مقام و مرتبہ ہو گیا ہے کہ جس نے اس اونٹنی کی گستاخی کی، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان لوگوں کو باطل پرست قرار دیا،

اب غور کریں کہ جو اللہ کے ولی کی گستاخی کریں وہ حق پر کس طرح ہو سکتے ہیں!!

خالق کائنات جل جلالہ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

ولی کی محبت کے بارے میں جو گزارشات اختصار کے ساتھ پیش کی ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں یاد رکھنے اور آگے پہنچانے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ